میر انیسؔ

ولادت: ۱۸۰۳ء　　وفات: ۱۸۷۴ء

میر ببر علی نام، انیسؔ تخلص، فیض آباد (ہندوستان) کے سیّد گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امامِ موسیٰ کاظمؒ کی اولاد میں سے تھے۔

آپ نے شاعری میں فارسی اور عربی زبان کے الفاظ کثرت سے استعمال کیے ہیں۔ انیسؔ نے ہزاروں نوحے اور بہت سے سلام تحریر کیے۔ آپ نے "واقعۂ کربلا" کو اپنے اشعار میں نہایت کمال سے منظر نگاری، کردار نگاری اور مکالمہ نگاری کی صورت میں پیش کیا ہے۔ لکھنؤ میں انتقال ہوا۔ انتقال کی خبر سنتے ہی لوگوں کا ہجوم اُن کے گھر اُمڈ آیا۔ اُن کی تدفین گھر ہی میں ہوئی۔ مرثیہ نگاری کی تاریخ میں اُن کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

گرمی کی شِدّت

حاصلاتِ تعلّم: یہ نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) تشبیہ کی تعریف بیان کر سکیں اور نشان دہی کر سکیں۔ (۲) مسدّس کے بارے میں جان سکیں۔ (۳) مرثیے کے بارے میں جان سکیں۔

وہ لُو، وہ آفتاب کی حِدّت، وہ تاب و تَب
کالا تھا رنگ دھوپ سے دن کا مثالِ شب
خود نہرِ عَلْقَمَہ کے بھی سُوکھے ہوئے تھے لب
خیمے جو تھے حَبابوں کے تپتے تھے سب کے سب
اُڑتی تھی خاک، خشک تھا چَشمہ حَیات کا
کَھولا ہُوا تھا دھوپ سے پانی فُرات کا

آبِ رواں سے مُنھ نہ اُٹھاتے تھے جانور
جنگل میں چُھپتے پھرتے تھے طائر اِدھر اُدھر
مَردُم تھے سات پردوں کے اندر عَرَق میں تر
خس خانۂ مِژہ سے نکلتی نہ تھی نَظَر
گر آنکھ سے نکل کے ٹھہر جائے راہ میں
پڑ جائیں لاکھ آبلے پائے نِگاہ میں

کوسوں کسی شجر میں نہ گُل تھے نہ بَرگ و بَار
ایک ایک نخل جل رہا تھا صورتِ چنار
ہنستا تھا کوئی گُل نہ مہکتا تھا سبزہ زار
کانٹا ہوئی تھی پھولوں کی ہر شاخِ باردار
گرمی یہ تھی کہ زیست سے دل سب کے سرد تھے
پتّے بھی مثلِ چہرۂ مدقُوق زرد تھے

شیر اُٹھتے تھے نہ دھوپ کے مارے کچھار سے
آہُو نہ مُنھ نکالتے تھے سبزہ زار سے
آئینہ مہر کا تھا مکدّر غُبار سے
گَردُوں کو تپ چڑھی تھی زمیں کے بُخار سے
گرمی سے مُضطرِب تھا زمانہ زمین پر
بھُن جاتا تھا جو گِرتا تھا دانہ زمین پر

(ماخوذ از: ''کُلیاتِ اَنیسؔ'')

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اس نظم کی ہیت بتائیے۔

(ب) شاعر نے پودوں پر گرمی کی شدّت کی منظر کشی کیسے کی ہے؟

(ج) نظم کے دوسرے بند کی وضاحت کیجیے۔

(د) اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سوال۲: درج ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی بتائیے:

حدّت – طائر – خانۂ مژہ – برگ و بار – مکدّر

سوال۳: خالی جگہوں میں مناسب الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کیجیے:

(الف) اُڑتی تھی .... خشک تھا چشمہ حیات کا

(ب) جنگل میں چھُپتے پھرتے تھے .... اِدھر اُدھر

(ج) خیمے جو تھے .... کے تپتے تھے سب کے سب

(د) گرمی یہ تھی کہ .... سے دل سب کے سرد تھے

❁ علامہ اقبالؔ کے درج ذیل شعر کو غور سے پڑھیے:

؎ جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

اس شعر میں جگنو کو اُس کی روشنی کی وجہ سے شمع سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔ بس کسی ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرنا تشبیہ کہلاتا ہے۔ جیسے: موتیوں جیسے دانت، چاند جیسا چہرہ یا جھیل جیسی آنکھیں۔ جس چیز کو تشبیہ دی جاتی ہے، اُسے مُشَبَّہ اور جس چیز سے تشبیہ دی جائے اُسے مُشَبَّہ بہ کہتے ہیں۔

سوال۴: آپ اس طرح کا کوئی شعر سنائیے جس میں تشبیہ دی گئی ہو۔

سوال۵: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) کسی مرنے والے کی یاد میں کہی گئی نظم کہلاتی ہے:

(۱) غزل (۲) مرثیہ (۳) مناجات (۴) قصیدہ

(ب) عَلقَمہ ہے:

(۱) نہر (۲) دریا (۳) چشمہ (۴) سمندر

(ج) ''دل سرد ہونا'' قواعد کے لحاظ سے ہے:

(۱) استعارہ (۲) تشبیہ (۳) محاورہ (۴) روزمرّہ